وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ (قرآن شریف)

یعنی شرک کرنے والی عورتیں جب تک شرک کو نہ چھوڑیں ان سے نکاح مت کرو

بہت ہی کم ایسے اہل توحید، اہل حدیث، اہل سنت وجماعت ہوں گے جو خدا تعالیٰ کے اس فرمان پر عمل کرتے ہوں گے، اپنا یا اپنے کسی عزیز کا نکاح کسی دیندار موحدہ لڑکی سے کرتے ہوں گے اور اپنی یا اپنے کسی عزیز کی دیندار لڑکی کا رشتہ نکاح کسی موحد متبع سنت لڑکے سے کرتے ہونگے ورنہ اکثر توحید اتباع سنت کا دم بھرنے والے حضرات خدا تعالیٰ کے اس فرمان کی کچھ پرواہ نہیں کرتے، بددین، مشرکہ، مبتدعہ عورتوں سے نکاح کر لیتے ہیں اور مشرکوں بے دینوں عیتوں کے حوالے اپنی دیندار لڑکیاں کر دیتے ہیں۔ جو پرلے درجے کا ظلم، بے انصافی اور بے غیرتی ہے۔ رسالہ

سِيَاحَةُ الْجِنَان

بِمُنَاكَحَة

اَهْلِ الْاِيْمَان

مرتبہ

جناب مولانا مولوی ابو عبد الشکور عبد القادر صاحب خطیب جامع مسجد گنگا
ضلع حصار

میں اہل توحید اہلسنت وجماعت اہل حدیثوں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ وہ فوق الذکر فرمان الٰہی پر کاربند ہوتے ہوئے اپنے دیندار موحد لڑکوں اور لڑکیوں کا رشتہ نکاح صرف موحدین سنت خاتم النبیین سے کریں اور مشرکین مبتدعین سے لڑکے لڑکی کا عقد نکاح ہرگز نہ کریں

شائع کردہ ــــ مدرسہ محمدیہ ومسجد
۴۹/۸ میمن واڑہ روڈ بمبئی ۳ ۔ ۰۰ ۴۰۰ ـ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدایا ابھی یہ کرم مرے دل میں کچھ بشارت ہو
حق و باطل کی تو دکھا پہچان اے اہل الم
تم دیکھو نہیں جاتا گمراہی قوم غارت ہو
سکھایا مصری کے دھوکہ سے ہمیں بچنا چاہیئے

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

موحدین، اہلحدیث، اہل سنت اور مشرکین، اہل بدعت، اہل ہوئے کے درمیان

عدم مناکحت

فرقہ ناجیہ حضرات! ہمارے پیغمبر صادق و مصدق محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنی پیشین گوئیاں بیان فرمائی تھیں وہ اس زمانہ میں تمام کے تمام پوری ہو رہی ہیں چنانچہ منجملہ ان کے ایک پیشین گوئی تھی جو مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنہ فصل ثانی میں درج ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت پر بھی ایسا زمانہ آئیگا جیسا کہ بنی اسرائیل پر آیا تھا مانند برابر ہونے جوتے سے ساتھ جوتے کے یعنی جس طرح ایک جوتا دوسرے جوتے کے عین برابر ہوتا ہے کوئی کمی بیشی نہیں ہوتی اسی طرح میری امت بھی کسی طرح کم نہ ہوگی یہاں تک کہ اگر بنی اسرائیل سے کسی شخص نے اپنی ماں سے زنا کیا ہوگا تو میری امت میں سے بھی کوئی نہ کوئی ایسا کام ضرور کرے گا اور تحقیق بنی اسرائیل میں بہتر فرقے پیدا ہوئے تھے میری امت میں بھی بہتر فرقے ہونگے ان میں سوائے ایک فرقہ کے باقی تمام کے تمام جہنمی ہوں گے۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ

وہ کونسا فرقہ ناجی ہوگا ؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلک پر آج میں اور میرے صحابہ قائم ہیں۔ اس پر جو فرقہ ہوگا وہ نجات پائے گا۔

فی الحقیقت جیسا آپ نے فرمایا ویسا ہی ظہور ہوا جس طرح اہل کتاب فرقہ فرقہ ہوگئے تھے اسی طرح آپ کی امت اجابت متفرق ہوگئی اور افتراق و تشتت کی ایسی سنگین بنیادیں قائم کی گئی ہیں کہ اب ان کا استیصال غیر ممکن ہے اور یہ آپ کے معجزات سے ہے کہ جس طرح آپ نے خبر دی تھی اسی طرح ہوا اور کسی مٹانے والے کی کوشش سے نہیں مٹ سکا۔ اب حق پسند اشخاص پر تو یہ واجب ہے کہ ان تمام فرقوں میں سے اس فرقہ کی پہچان کریں جو حق پر قائم ہے اور بروز قیامت نجات پاکر کامیاب ہوگا۔ جن لوگوں کی آنکھوں پر جہالت وضلالت ضد و تعصب کا غبار چھایا ہوا ہے وہ حقیقت کو نہ دیکھتے ہوئے یہی گمان کرتے ہیں کہ وہ فرقہ ہمارا ہے باقی دوزخی ہیں جیسے اللہ تعالیٰ نے پہلے گمراہ فرقوں کی بابت فرمایا ہے کہ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ یعنی ہر فرقہ اپنے عندیہ پر نازاں ہے لیکن قربان جائیں اس سید الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آپ نے اس فرقہ نجات پانیوالے کی حقیقت پر کوئی پردہ نہیں رہنے دیا اور کسی کی رائے پر نہیں چھوڑا کہ ہر کوئی قیاسی گھوڑے دوڑا کر اپنے تخیلات کی بنا پر ڈینگیں مارتا پھرے کہ وہ فرقہ ہمارا ہے۔ بلکہ آپ نے صاف حقیقت آشکارا کردی کہ مَا اَنَا عَلَيْهِ وَ اَصْحَابِي یعنی ہر فرقہ کے مسائل اعتقادی اور عملی اصولی اور فروعی کو دیکھ لیا جائے جس کے موافق احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تعامل صحابہ ہوں وہی حق پر ہے اسی میں شامل ہوجائیں باقی دوزخی ہیں ان سے اجتناب کریں۔ جب اس معیار محمدی پر تمام فرقوں کی جانچ کی جاتی ہے تو ماسوائے فرقہ اہلحدیث کے باقی سب جہنمی ہوجاتے ہیں۔ کیونکہ اس فرقہ کے اعمال و عقائد وہی ہیں

جو قرآن و حدیث میں مذکور ہیں اور یہ فرقہ ماسوائے قرآن و حدیث کے کسی کی بات کو سند شرع نہیں سمجھتا برخلاف اس کے باقی فرقوں میں افراط و تفریط ہے اس لئے وہ صراط مستقیم سے گرے ہوئے ہیں۔ گروہ اہلحدیث کو فرقہ حقہ قرار دینا میرا اپنا اختراع نہیں ہے بلکہ ائمہ دین محدثین کی شہادت سے بھی ثابت ہو چکا ہے کہ گروہ ناجیہ اہلحدیث ہے۔ چنانچہ ترمذی، فتح الباری شرف اصحاب الحدیث، خطیب بغدادی، غنیۃ الطالبین پیر جیلانی وغیرہ وغیرہ کتابوں میں یہ تصریح ہو چکی ہے کہ امام علی بن مدینی، امام احمدؒ امام سفیانؒ امام بخاری، پیران پیر جیلانی وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم نے فرمایا ہے کہ نجات پانے والا گروہ اہلحدیث ہے کتاب الفصل میں امام ابن حزم نے بھی فرمایا ہے کہ اہل حق اہلحدیث ہیں ان کے ماسوا باطل ہیں۔

آمدم برسر مطلب جب یہ نام روشن ہو چکا کہ حق مذہب اہلحدیث ہے اور باقی جھوٹے اور جہنمی ہیں تو اہلحدیثوں پر واجب ہے کہ ان تمام گمراہ فرقوں سے بچیں اور ان سے خلا ملا اختلاط میل جول دینی تعلقات نہ رکھیں یعنی باطل مذہب والوں کے پیچھے نماز نہ پڑھیں اور ان کے جنازہ میں شامل نہ ہوں ان سے سلام نہ لیں۔ ان سے مناکحت نہ کریں نہ ان کو اپنی لڑکیاں دیں اور نہ ان سے لیں۔ یہ خادم الموحدین اپنے موحد اہل حدیث بھائیوں پر اظہار افسوس کرتا ہے۔ کہ وہ باوجود اپنے مذہب کو حق پر سمجھنے کے اور دوسرے تمام فرقوں کو گمراہ اور جہنمی قرار دینے کے پھر ان سے دینی میل جول رکھتے ہیں۔ بالخصوص یہ امر کہ ان سے مناکحت کرتے ہیں باقی گمراہ فرقوں سے تو نکاح کرنے اور کروانے کا رواج کم ہے زیادہ رواج مناکحت کا مقلدین کے ہر دو فرقوں دیوبندیوں اور بریلیوں سے ہے اور ہمارے بھائی ان بھول بھلیوں میں پڑے ہوئے ہیں کہ جیسے ہم مسلمان ہیں ویسے ہی یہ بھی مسلمان ہیں حالانکہ یہ

سراسر غلط ہے۔ مقلدین حنفیہ کے ہر دو فرقے دیوبندی اور بریلوی بلاشبہ گمراہ ہیں اور اہلحدیثوں جیسے مسلمان نہیں ہیں چنانچہ ہر فریق کے عقائد واعمال سے یہ بات روزِ روشن کی طرح ثابت ہو چکی ہے۔ ہر فرقہ کی تصنیفات دنیا میں موجود ہے۔ اشتہارات چھپ چکے ہیں مناظرے ہو چکے ہیں اب یہ امر کسی عالم پر پوشیدہ نہیں رہا ہے کہ اہلحدیث اور مقلدین حنفیہ کے عقائد واعمال میں زمین وآسمان یا دن ورات کا فرق ہے۔ خواص تو جانتے ہیں، میں عوام کی خاطر کچھ عرض کرتا ہوں کہ مقلدین موجودہ دس وجہوں سے گمراہ ہیں۔ اور فرقہ ناجیہ سے خارج ہیں جن سے مناکحت جائز نہیں ہے۔

وجہ اوّل یہ کہ موجودہ حنفیوں میں تقلید شخصی پائی جاتی ہے جو سراسر حرام اور ناجائز ہے اور فرقہ بندی کا موجب ہے اور یہ وہ بدعت ہے جس نے ملت اسلامیہ کا نقشہ بدل دیا۔ تقلید شخصی کا مطلب یہ ہے کہ کسی ایسے شخص کی ہر بات کو اس حیثیت سے مان لینا کہ اس کی بات میرے لئے حجت شرعی اور مسئلہ اسلامی ہے حالانکہ اس کے مان لینے پر اور تابعداری کرنے پر قرآن وحدیث میں کوئی حکم وارد نہ ہوا اور صرف حسن ظن کر لیا جائے کہ یہ جو کچھ کہتا ہے حق ہے حالانکہ اس کی بہت سی باتیں قرآن وحدیث کے خلاف ثابت ہو چکی ہوں پھر بھی یہی کہے جانا کہ اس کی ہر بات ماننا ہمارے پر ضروری ہے اس ایک کے سوا کسی اور کی بات ماننا ہمارے پر حرام ہے۔ ہمیں یہ حق حاصل نہیں کہ خود قرآن وحدیث پر عمل کریں جس طرح یہ کہے گا اسی طرح کریں گے اور پھر اس کے نام کا مذہب بنا لینا یہ تقلید شخصی ہے۔

وجہ دوم اس مذہب کے ہیئت کذائیہ وہ کہ ایک امام مقرر کرنا، اس کے نام کا مذہب بنانا اسی کے سلسلہ کے تمام اقوال جمع کر کے کتابیں تیار کرنا اور قرآن وحدیث کے ہوتے ہوئے انہی کتابوں کو درس میں پڑھانا اور انہی پر

لہ جو لوگ قرآن مجید، حدیث شریف پر ماسوا مذہب اور رائے قیاس پر عملاً وعملاً ترجیح دیتے ہیں وہ اس سے مستثنیٰ ہونگے ۱۲

فتویٰ دینا انہی کو علم آسمانی قرار دینا، یہ وہ صورت کذائیہ ہے جو عہد نبویؐ اور عہد صحابہ رضی اللہ عنہم میں موجود نہ تھی بلکہ سراسر بدعت اور موجب تفرقہ ہے۔

وجہ سوئم یہ کہ مقلدین کے مذہب کا دارو مدار جن رجال پر قرار دیا گیا ہے ان کو ماہرین علم رجال نے ضعیف قرار دیا ہے کسی کو سیئ الحفظ کسی کو کذاب کسی کو خبیث کہا گیا ہے اور بایں ہمہ سب قلیل الحدیث اور کثیر القیاس ہیں۔ کَمَا لَا یَخْفٰی عَلٰی اَهْلِ حَدِیْث

وجہ چہارم مذہب حنفی شخصی ہونے کی وجہ سے تمام احادیث نبویہ اقوال صحابہ پر حاوی اور عامل نہیں ہے پس کوئی شخص بھی ایک مذہب کا مقلد ہو کر تمام شریعت محمدیہ پر عمل نہیں کر سکتا کیونکہ حق تمام مذاہب میں علی سبیل الدوران ہے یہ نہیں کہ ہر مذہب میں حق کامل ہو ورنہ حق کا تعدد لازم آئیگا حالانکہ حق ایک ہی ہے فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلَالُ ہاں مذہب اہل حدیث کامل طور پر عین حق ہے جو شخصی مذہب سے جدا ہے اور تمام احادیث نبویہ معمول بہا پر حاوی ہے لیکن حنفی مقلد وہ حدیث لیتا ہے جو اس کے مذہب کے موافق ہے باقی سے منکر ہے۔

وجہ پنجم یہ کہ مذہب حنفی کا دارو مدار جن کتب مروجہ کیدانی، منیہ، قدوری، کنز، شرح وقایہ، ہدایہ، عالمگیری وغیرہ وغیرہ پر ہے جنکو مدارس میں پڑھاتے ہیں اور ان پر عمل کرتے کراتے ہیں ان کا اکثر حصہ خلاف قرآن و حدیث ہے وَلِلْاَكْثَرِ حُكْمُ الْكُلِّ اور ان کے مسائل اخلاق و تہذیب انسانی کے سراسر خلاف ہے مثلاً محرمات ابدیہ سے نکاح کر لینے پر حد کا نہ لگانا اور اولاد کا صحیح النسب ہونا۔ مشرق و مغرب کی دوری میں مرد و عورت کے رہتے ہوئے نکاح ہو جانے پر بغیر ملاپ کے چھ ماہ میں بچہ پیدا ہونا اور اس کو کرامت قرار دینا۔ مشت زنی کو بعض صورتوں میں

جائز اور بعض میں واجب کہنا۔ کنجری (زانیہ عورت) کی اجرت حلال لکھنا اور اجرت دے کر زنا کرنے سے حد کا نہ لگانا۔ حلالہ کا نکاح کرنا کرانا امامت کی حقداری میں شرمگاہ کا ماپ داخل کرنا اور عورت کی خوبصورتی کا لحاظ رکھنا وغیرہ وغیرہ مسائل مخرب اخلاق ہیں اَعَاذَنَا اللّٰہُ مِنْھَا۔ تفصیل کے لئے ہمارا رسالہ آئینہ تحقیق ملاحظہ کریں۔

وجہ ششم یہ کہ اس مذہب میں امور شرکیہ و بدعیہ بسیار ہیں جن کو شرعی کام موجب ثواب سمجھ کر کرتے ہیں چنانچہ بعض مسائل اعتقادی و عملی کی فہرست یہ ہے (۱) یا رسول اللہ یا علی یا شیخ عبدالقادر کا وظیفہ کرتے ہیں اور ان کو حاضر و ناظر سمجھتے ہیں (۲) مجلس میلاد منعقد کرتے ہیں اور روح نبوی کو حاضر و ناظر جان کے قیام کرتے ہیں۔ (۳) تصور شیخ کرتے کراتے ہیں (۴) سجدہ تعظیمی کرتے ہیں (۵) پیر کی گیارہویں کرتے ہیں (۶) پیروں بزرگوں کے نام کی نذر و نیاز دیتے ہیں اور ان کے نام کا بکرا مرغا ذبح کرتے ہیں (۷) انبیاء و اولیاء کو غیب داں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم ماکان و یکون جانتے ہیں۔ (۸) آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دیگر انبیاء و اولیاء کو مختار کل جانتے ہیں۔ (۹) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر نہیں کہتے بلکہ خدا تعالیٰ کی ذات کا نور اعتقاد رکھتے ہیں (۱۰) تقلید شخصی فرض و واجب جانتے ہیں جو نہ کرے اس کو گمراہ سمجھتے ہیں۔ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ یہ دس امور ہیں جو شرکیہ ہیں۔ پہلے نو نمبر بریلوی حنفیوں کے عقائد ہیں اور آخر الذکر نمبر دس میں دونوں مشترک ہیں

(۱) دیہات میں جمعہ فرض نہیں جانتے اور جو متردد ہو کر پڑھتے ہیں وہ احتیاطی پڑھتے ہیں (۲) بیس تراویح کو سنت نبویہ کہتے ہیں اور پڑھتے ہیں (۳) نماز کی نیت زبان سے کرتے ہیں (۴) جنازہ کے بعد اور گھروں میں فرش بچھا کر فاتحہ خوانی کرتے ہیں اور دعا مانگتے ہیں (۵) بزرگوں کے نام کا دعا میں وسیلہ پکڑتے

ہیں۔ (۶) وضو کے بعد سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَا پڑھتے ہیں (۷) نماز سے پہلے وَجَّھْتُ وَجْھِیَ پڑھتے ہیں (۸) جنازہ میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھتے (۹) نکاح خوانی کے وقت کلمے اور ایمان کی صفتیں پڑھاتے ہیں (۱۰) مذہب حنفی کہلاتے ہیں۔ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ یہ دس امور بدعیہ وہ ہیں جن میں دیوبندی اور بریلوی مقلدین کا اشتراک ہے۔

(۱) ایصال ثواب کیلئے تیجا، ساتواں، دسواں، چالیسواں مقرر کرنا۔ ۲۔ عرس کرنا (۳) کھانا سامنے رکھ کر ختم پڑھنا (۴) میت کا اسقاط کرنا ۵) تین دن میت کے بعد کلمہ طیبہ پڑھنا (۶) کفنی کرنا (۷) ہو حق ال۔ ال۔ کے نعرے لگانا (۸) جمعرات کو روح کا آنا۔ اعتقاد رکھ کر روٹی دینا (۹) شبرات کو حلوا پکانا اور ایصال ثواب کرنا (۱۰) اذان سن کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر انگوٹھے چومنا اور پھر آنکھوں پر رکھنا تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ یہ دس امور بدعیہ وہ ہیں جن کے خصوصاً بریلوی احناف مرتکب ہیں۔

علاوہ ان کے امور مسنونہ معمولہ اہلحدیث کو برا جاننا اور مقابلہ کرنا اور اللہ تعالیٰ کی ذات کو عرش پر نہ جاننا بلکہ چھ طرفوں سے پاک سمجھنا اور امام کے پیچھے سورہ فاتحہ جس کے بغیر نماز نہیں ہوتی نہ پڑھنا وہ باتیں ہیں جن کو اہلحدیثوں کا بچہ بچہ جانتا ہے دیوبندی اور بریلوی ہر دو کا ان میں اشتراک ہے۔ پس جب امر مبرہن ہو چکا کہ یہ سب امور بدعیہ غیر شرعیہ ہیں تو ان کا شرعیہ اعتقاد رکھنے والے اور ان پر عمل کرنے والے سراسر گمراہ ہیں مَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ یعنی اس سے بڑھ کر کون گمراہ ہے جو بغیر ہدایت اللہ کے اپنی خواہش کا پابند ہے اہل بدعت کے اہل ہوی ہونے میں کوئی شبہ نہیں کیونکہ یہ اپنے ایجاد کئے ہوئے کاموں کو دین بتاتے ہیں اور سنت کے ترک پر نہیں لڑتے۔ اگر بدعت کا کام ترک ہو جائے

تو لڑتے ہیں۔ پس ان کے عقائد اور اعمال سے صاف ظاہر ہے کہ یہ غالی اور خودسر، مفتری علی اللہ، گمراہ، حدود الٰہیہ کے توڑنے والے، مسرف، طریقہ نبویہ ﷺ کے مخالف، صحابہ رضی اللہ عنہم کے مخالف، ظالم و فاسق کافر و مشرک ہیں۔ ان سے دوستی، خلا ملا، اتحاد، ان کی امامت و امارت، ان سے نکاح ناجائز اور حرام ہے پس ویل اور خرابی ہے ان کے لئے جو ایسے بدعتیوں، مشرکوں کو اپنی لڑکیاں دیں اور مبارک ہو ان کو جو ان سے کنارہ کش ہو کر ان کی تردید کریں اور نفرت کا اظہار کریں۔

وجہ ہفتم یہ کہ حنفی لوگ اپنے مذہب کے سوا باقی اہلسنت کو خطا پر جانتے ہیں اور جو ان کے امام کا مسئلہ خلاف قرآن و حدیث جان کر تردید کرے اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ چنانچہ ان کی مشہور کتاب شامی کا یہ شعر مشہور ہے ؎

فَلَعْنَۃُ رَبِّنَا اَعْدَادَ رَمْلٍ
عَلٰی مَنْ رَدَّ قَوْلَ اَبِیْ حَنِیْفَۃ

وجہ ہشتم یہ کہ اس مذہب حنفی میں تمام گمراہ فرقوں کی ٹولی ہے چنانچہ کتب فقہ کے مؤلفین اور پہلے زمانہ کے حنفیوں کے متعلق مولوی عبدالحیٔ صاحب حنفی لکھنوی نے لکھا ہے کہ کتنے ہی لوگ فروع میں حنفی ھیں اور عقیدہ میں معتزلہ کوئی مرجیہ، کوئی شیعہ ہے (رسالہ الرفع والتکمیل) میں کہتا ہوں کہ جناب پیر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے غنیہ میں حنفیوں کو مرجیہ قرار دیا ہے۔

اور اب بھی تمام گمراہ پیشہ والے، رذیل لوگ حنفیوں میں شمار ہیں اور حنفی لوگ اپنی تعداد بڑھاتے وقت ان سب کو شمار کر لیتے ہیں چنانچہ چند فرقوں کا شمار کیا جاتا ہے جس سے ظاہر ہو جائے گا کہ حنفی مذہب تمام گمراہ فرقوں اور شرکی و بدعی رسموں کا مجموعہ ہے (۱) کنجر پیشہ زنا کی اجرت لینے والے حنفی ہیں۔

تعزیہ میں جانے والے محرم کی رسمیں کرنے والے حنفی ہیں ۔ (۳) نقال بھانڈ حنفی ہیں ۔ (۴) مراثی، قوال حنفی ہیں ۔ (۵) منگت سوالی دربدر پھرنے والے امام حسنؓ حسینؓ کی نیاز لینے والے پنج تن کے مست حنفی ہیں ۔ (۶) خانقاہوں میں بھنگ پوست چرس پینے والے مجاور حنفی ہیں (۷) وجودی حلولی فرقے حنفی ہیں ۔ (۸) تمام گدی نشین خانقاہوں کے مشائخ حنفی ہیں (۹) بہشتی موری گذرنے والے لوگ حنفی ہیں (۱۰) مقام لواری علاقہ سندھ میں مصنوعی کعبہ تیار کرنے والے حنفی ہیں ۔ (۱۱) گیروے کپڑے رنگ کر منڈتیے فقیر ملنگ کہلانے والے حنفی ہیں (۱۲) سہروردی نقشبندی، نوشاہی قادری چشتی وغیرہ طریقوں کو درست سمجھ کر ان میں شامل ہونے والے حنفی ہیں ۔ (۱۳) اجمیر پاک پٹن، و نظام الدین ہرا بھرا، باوا فرید شکر گنج وغیرہ کی قبروں کو پختہ کرکے چراغ جلانے والے حنفی ہیں ۔ جو بریلوی کہلاتے ہیں ۔ (۱۴) جمعہ کی مخالفت کرنے والے فاتحہ خلف الامام پر بحث کرنے والے ایک امام کی تقلید پر پابند ہو کر لڑنے والے دیوبندی بھی حنفی ہیں ۔

اب غور کرو کہ کتنے قسم کے حنفی دنیا میں موجود ہیں ۔ اہل حدیثوں کی کیسی بے غیرتی اور بے شرمی ہے کہ ان سب فرقوں کو گمراہ بھی جانتے ہیں اور پھر ان سے مناکحت بھی کرتے ہیں ۔ جب یہ مشرک اور بدعتی ہیں تو ان سے محبت کی مجالست اور مناکحت کس طرح روا ہو سکتی ہے ؟ کچھ غیرت سے جواب دو ۔

وجہ نہم یہ کہ حنفی مذہب کی کتابوں میں جو حدیثیں درج ہیں جن پر دارومدار رکھ کر مسائل نکالے ہیں وہ ضعیف یا موضوع ہیں ۔ اِلَّا مَاشَاءَ اللّٰہُ کوئی ایک آدھ صحیح ہو ورنہ سب ضعیف و مردود ہیں جب ضعیف اور موضوع روایتوں پر مذہب کا دارومدار ہوا تو حنفی مذہب باطل ٹھیرا لہٰذا اہل حق کو

ان سے کلی پرہیز کرنا چاہیئے ۔
وجہ دہم جب ان کے سامنے کوئی آیت یا حدیث پیش کی جاوے تو اپنے مذہب کے مخالف ہونے کی وجہ سے اس کو قبول نہیں کرتے بلکہ ہزارہا بہانے اور حیلے پیش کر کے جھٹلا دیتے ہیں اور اس حدیث اور اہل حدیث پر طعن کرنے لگ جاتے ہیں ۔ اور کہتے ہیں کہ یہ لا مذہب ہیں اور ایسے ہیں ویسے ہیں ۔
تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ یہ دس وجہیں ہیں جو متضمن کئی مسائل کی ہیں پس ان وجوہات سے ثابت ہوا کہ حنفی مذہب فرقہ ناجیہ میں داخل نہیں ہے ۔
ہمارے اہلحدیث بھائی یہ سمجھیں کہ یہ میری تحقیق ہے کہ حنفی فرقہ ناجیہ میں شمار نہیں ہے بلکہ
مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری کے اخبار اہلحدیث میں یہ بارہا لکھا جا چکا ہے ، اور مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے رسالہ فرقہ ناجیہ میں یہ لکھا ہے کہ ناجیہ فرقہ اہلحدیث ہے اور باقی فرقے بعد میں پیدا ہوئے ہیں اور آئمہ کی ولادت و وفات لکھ کر یہ ظاہر کیا ہے کہ مذاہب اربعہ بعد میں پیدا ہوئے ہیں
مولانا حافظ عبداللہ صاحب فاضل مدیر تنظیم نے بھی یہ واضح کر دیا ہے کہ فرقہ ناجیہ اہل حدیث ہے ۔ اور حنفی جو بریلوی ہیں وہ تو مشرک ہیں ان کے پیچھے نماز بالکل درست نہیں ہے اور دوسرے حنفی جو تقلید میں ایسے سخت ہیں کہ صریح آیت و حدیث کے سامنے بھی امام کا قول ترک نہیں کرتے ان کے پیچھے بھی نماز میں شبہ ہے کیونکہ تقلید میں ایسا ہونا شرک فی الرسالت ہے جو لوگ صاف آیت و حدیث کو ٹھکرا دیتے ہیں وہ بڑے خطرہ کے مقام میں ہیں بعید نہیں کہ کفر تک نوبت پہنچ جائے تنظیم اہلحدیث شمارہ ۱۲ خصوصاً ۱۱ رمضان ۱۳۵۵ھ
اسی طرح مولوی محمد صاحب جوناگڈھی نے اپنی تصنیفات میں حنفیوں کو گمراہ اور فرقہ ناجیہ سے خارج قرار دیا ہے ۔

جب واقعات اور شہادات سے یہ امر ثابت ہو چکا کہ حنفی مذہب والے فرقہ ناجیہ سے خارج ہو کر اہل بدعت میں شمار ہیں تو یہ امر مسلمہ ہے کہ دین اسلام کی تباہی و بربادی کا اصل ذریعہ بدعت ہی ہے بدعت ہی کی وجہ سے گروہ پیدا ہوئے فرقہ بندی ہوئی۔ اختلافات پڑے فتنہ و فساد کے دروازے کھلے۔ قرآن و حدیث کو چھوڑا گیا توحید و سنت سے منھ موڑا گیا آج اسلام کے درمیان مدعیان کا حال یہ ہے کہ ان کو اصل ایمان کی خبر نہ دین کی' نہ قرآن کی نہ سنت کی بس چاروں طرف بدعت ہی چھا گئی حتیٰ کہ اہل حق پر بھی اہل بدعت کی بدعت نے اثر ڈال دیا۔ جس کی وجہ یہ ہوئی کہ اس اندھا دھند میں گروہ حق پرست اغیار سے اختلاط کرنے لگا۔ جلسوں میں بیاہوں میں' کمیٹیوں میں ان سے خلا ملا ہوا۔ مناکحت ہوئی محبت ہوئی بس وہ گروہ جو قرآن و حدیث سے ایک قدم نہیں ہٹا تھا آخرکار اہل بدعت کے رنگ میں رنگا گیا اور ان میں جذب ہو گیا جس کا انجام یہ ہوا کہ بیاہ اور مرنے میں وہی رسوم کرنے لگا جو اہل بدعت کیا کرتے ہیں اب احقاق حق و ابطال باطل سے بھی یہ گروہ اہل بدعت کی طرح گھبراتا ہے۔ اور محض ضد و تعصب سے اہل بدعت کی طرح اپنی رائے کو دین کے احکام سے بھڑاتا ہے۔ اگر اہل بدعت سے اتحاد و مودت نہ کرتا تو یہ نوبت نہ آتی کہ آج اہلحدیث کہلانے والے اشخاص بھی احادیث نبویہ سے غفلت اور بے پرواہی اسی طرح کر رہے ہیں جس طرح اہل بدعت کیا کرتے تھے۔ اگر حسب حکم شریعت و ہدایت سلف صالحین اہل بدعت سے نفرت کرتے اور ان حدیثوں کو مدنظر رکھتے جن میں یہ وارد ہے کہ بعض لوگوں کو میں جام کوثر دینا چاہوں گا لیکن روک دیا جاؤں گا اور حکم ہوگا کہ یہ بدعتی ہیں پھر میں بھی پھٹکار دوں گا اور دین میں بدعت پیدا کرنے والے مردود ہیں۔

جنہوں نے اہل بدعت کی عزت کی انہوں نے اسلام کے گرانے پر اعانت کی

جو رائے قیاس سے فتویٰ دیتے ہیں وہ خود بھی گمراہ ہیں اور لوگوں کو بھی گمراہ کرتے ہیں جس نے رائے قیاس سے قرآن میں کچھ کہا اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اہل بدعت کی نماز، روزہ، حج، صدقہ وغیرہ کوئی نیکی قبول نہیں ہے۔ اہل بدعت کی کوئی نیکی بلکہ توبہ بھی قبول نہیں جب تک کہ بدعت کو نہ ترک کریں۔ اور فرمایا کہ علماء کے اقوال لینے والے اور آمین پر چڑنے والے اس امت کے یہود ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اہل رائے حدیثوں کے دشمن ہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک قوم امور دین میں اپنی رائے قیاس کریں گے ان کے اس فعل سے اسلام منہدم ہو جائے گا اور لوٹ جائے گا۔ اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب وہ ایسا کلام بنالائیں جو کتاب وسنت میں نہ ہو تو تم ان لوگوں سے بچو اور ان کی بات سے بھی بچو کیونکہ وہ ضلالت ہے۔

پیران پیر نے غنیہ میں فرمایا کہ بدعتیوں سے بات چیت نہ کرو نہ ان سے قریب ہو اور نہ ان کو سلام کہو نہ ان کے پاس بیٹھو اور نہ انکو عیدوں میں مبارکباد دو نہ ان کا جنازہ پڑھو اور نہ ان کے حق میں دعا کرو بلکہ ان سے دور رہو۔ جو بدعتی سے دوستی کرتا ہے اللہ اس کے عمل رائیگاں کر دیتا ہے اور اس کے دل سے نور ایمان نکال دیتا ہے۔ جب بدعتی کو کسی راہ میں آتا دیکھو تو تم دوسرا راستہ اختیار کرو۔ جو بدعتی کے جنازہ کے ساتھ گیا وہ واپس آنے تک اللہ کے غضب میں رہا۔ غرضیکہ اسی طرح قرآن و حدیث و تصریحات سلف صالحین وائمہ دین سے ثابت ہے کہ اہل بدعت سے کلی طور پر پرہیز کیا جاوے لیکن افسوس ہے کہ اہلحدیث کہلانے والے آج اہل بدعت کے ساتھ ہر دینی کام، نماز، سلام، جنازہ نکاح مجالست وغیرہ میں اشتراک کر کے ان میں ایسے جذب ہوئے ہیں کہ ان کا عین بن گئے ہیں۔

معلم حکمت نے مومنوں کو ایک جسد کے ساتھ تشبیہ دے کر باہمی محبت و

تعاطف کا حکم دیا تھا اور غیر سے مجالست و مصاحبت کرنے سے ممانعت کر دی تھی فرما دیا تھا کہ لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا اور قرآن مجید میں ہے لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَوْ کَانُوْٓا اٰبَآءَھُمْ وَاَبْنَآءَھُمْ اَوْ اِخْوَانَھُمْ یعنی مومنوں کو تو نہ پائے گا کہ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے مخالفوں سے دوستی رکھتے ہیں۔ خواہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی ہی کیوں نہ ہوں۔

یہ ظاہر بات ہے کہ حنفی فرقہ بدعتی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مخالف ہے۔ اور اس آیت سے ثابت ہوا کہ خدا اور رسول ﷺ کے مخالفوں سے دوستی رکھنا مومن کی شان نہیں ہے تو پھر رشتہ داری کرنا اور ان سے سگادت ڈالنا جو محبت اور دوستی کا موجب ہے کس طرح جائز ہو سکتا ہے؟ جب کسی بدعتی کو لڑکی دیدی تو میاں بیوی میں محبت ہونا لازمی امر ہے چنانچہ قرآن اس امر کا شاہد ہے ارشاد ہوا ہے کہ وَمِنْ اٰیٰتِہٖٓ اَنْ خَلَقَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْکُنُوْٓا اِلَیْھَا وَجَعَلَ بَیْنَکُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً یعنی نشانات الٰہی سے ایک نشان قدرت یہ ہے کہ اُس نے تمہاری جنس سے تمہارے لئے عورتیں پیدا کیں تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو اور تمہارے میاں بیوی کے درمیان دوستی اور شفقت پیدا کر دی۔

اس آیت سے یہ ظاہر ہوا کہ خاوند، بیوی کی باہم محبت ہو جاتی ہے۔ پس اہل بدعت کو خدا اور رسول کے خلاف جانتے ہوئے ان سے رشتہ داری کرنا جو محبت کا مستلزم ہے ایمان کے سراسر خلاف ہے یا تو اہل بدعت کو اللہ اور رسول ﷺ کے خلاف نہ کہیں اور ان کے عقائد و اعمال کی تردید نہ کریں یا ان سے رشتہ کرنا چھوڑ دیں۔

دورنگی چھوڑ یک رنگا ہوجا ⁂ سراسر موم ہو یا سنگ ہوجا

دیگر یہ کہ

موحد اہلحدیث لڑکی کا نکاح جب کسی بدعتی سے کیا جاتا ہے تو یہ نکاح منعقد نہیں ہوتا کیوں کہ نکاح میں زوجین کا اسلام شرط ہے۔ اسی طرح کسی مشرک بدعتی کی لڑکی جب کہ وہ بالغہ ہوکر اس مذہب پر ہو تو اس کا نکاح بھی اہلحدیث موحد سے نہیں ہوسکتا چنانچہ قرآن میں ہے وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا اور فرمایا وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ یعنی مشرکین کو اپنی لڑکیاں نکاح میں نہ دو یہاں تک وہ ایمان لے آئیں اور مشرکہ عورتوں سے نکاح نہ کرو یہاں تک کہ وہ مومنہ ہوجائیں۔ اور جگہ فرمایا لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ یعنی مومنہ عورتیں کفار کو حلال نہیں اور نہ کفار ان کے لئے۔

حنفیوں کے عقائد و اعمال ذکر کرکے ہم ثابت ہوچکے ہیں کہ وہ مشرک اور بدعتی ہیں اور بدعتی کے بارے میں حدیث سے یہ ثابت ہے کہ وہ اسلام سے اس طرح نکل جاتا ہے جس طرح آٹے سے بال نکل جاتا ہے۔ جب قرآن و حدیث سے یہ ثابت ہو گیا کہ مشرکین کو نکاح میں نہ دو اور نہ مشرکہ عورتوں سے نکاح کرو تو پھر اس زمانہ کے مدعیان عمل بالحدیث کس منہ سے اہلحدیث بنتے ہیں جو اہل بدعت حنفی مذہب والوں کو اپنی لڑکیاں دے رہے ہیں۔ یہ دیدہ و دانستہ قرآن و حدیث کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ اپنے وعظوں میں، تقریروں میں مجلسوں میں تو یہ کہہ رہے ہیں کہ حنفی مذہب جھوٹا ہے حنفی بدعتی ہیں، مشرک ہیں۔ اور کتابوں، رسالوں، اخباروں میں بھی یہ سب کچھ لکھ رہے ہیں۔ لیکن جب بیاہ کا موقع آتا ہے تو لڑکی دے بھی دیتے ہیں اور لے بھی لیتے ہیں ؎

حرص و شہوت مرد را احمق کند
عقل را بے نوا و بے رونق کند

اور پھر اس پر مزید تعجب یہ ہے کہ بعض علماء اس مناکحت کو جائز کہہ رہے ہیں

پھوٹ نے ہمیں لیا لوٹ ہوئے خوار و ذلیل
مٹ گئے پھر بھی نہ آپس کی گئی یہ ان بن

اہل علم حضرات ذرا غور فرمائیں کہ یہ نکاح کس طرح جائز ہے؟ قرآن مجید میں صاف وارد ہے کہ اَلزَّانِیْ لَا یَنْكِحُ اِلَّا زَانِیَةً اَوْ مُشْرِكَةً وَّالزَّانِیَةُ لَا یَنْكِحُهَاۤ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی زانی تو زانیہ اور مشرکہ ہی سے نکاح کرتا ہے اور زانیہ کو زانی یا مشرک ہی نکاح میں لاتا ہے لیکن مومنوں پر یہ نکاح حرام کیا گیا ہے۔

اس آیت سے صاف واضح ہے کہ زانیہ اور مشرکہ سے عفیف اور موحد شخص کو نکاح نہیں کرنا چاہیئے اور اس حرمت کی دو وجہیں ہو سکتی ہیں۔ ایک یہ مشرک مومنہ کا اور عفیف زانیہ کا کفو نہیں ہے۔ دوم یہ کہ ایک سے دوسرے کو علت اس شرک و زنا کی نہ لگ جائے کیونکہ مناکحت مصاحبت کو مستلزم ہے جس کا اثر ایک دوسرے کو پہنچنا لازمی ہے۔ چنانچہ زمانہ شاہد ہے کہ کئی لوگ موحد تھے جن کی عورتیں اہل بدعت کی لڑکیاں تھیں ان کو مردوں سے علت لگ گئی اور وہ خانقاہوں پر جانے لگے۔ اسی طرح موحد لڑکیاں اہل بدعت کے گھر نکاح ہو کر آباد ہوئیں تو وہ خانقاہوں پر جا کر وہی رسومات شرکیہ کرنے لگیں۔ بنابریں یہ مناکحت حرام ہے اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور کام کیا اچھا قرآن و حدیث کے مطابق پس اللہ تعالےٰ اس کی برائیوں کو بھلائیوں سے بدلہ دیتا ہے۔

قرآن مجید میں اور جگہ یوں وارد ہے اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ یعنی خبیث عورتیں تو خبیث مردوں کیلئے ہیں اور خبیث مرد خبیث عورتوں کیلئے موزوں ہیں اور طیب عورتیں طیب مردوں کیلئے مناسب ہیں اور طیب مرد طیب عورتوں کیلئے موزوں ہیں۔ ان سب کا باہمی تعلق درست ہے ان کا عکس غیر موزوں ہے اس سے بھی خوب واضح ہوا کہ مشرکہ عورتوں سے اہل حدیثوں کا نکاح نہیں کرنا چاہیئے۔ اور اہل بدعت مشرکین کو موحدہ عورتیں نکاح میں نہیں دینا چاہیئے اس آیت نے حصر کر دیا کہ خبیث عورتیں خبیث مردوں ہی کیلئے مخصوص ہیں کوئی خبیث عورت طیب مرد کیلئے اور کوئی طیب عورت خبیث مرد کیلئے جائز نہیں ہے جانبین میں حصر کر دیا گیا ہے اِلَّا مَنْ تَابَ جو توبہ کر لے قرآن مجید میں اور جگہ یہ ارشاد ہے لَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ یعنی تم کافرہ عورتوں کو نکاح میں مت رکھو اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر کافرہ عورتوں کو نکاح میں رکھنا حرام کر دیا ہے۔ حنفیوں کی لڑکیاں مراسم شرکیہ کرنے والیاں چونکہ عندالشرع کافرہ ہیں لہٰذا موحدین اہلحدیث کو ان کے نکاح میں لانا اور ان کے نکاح پر اقامت رکھنا حرام ہوا۔ اہل حدیثوں کو اس سے بچنا چاہیئے حنفی لوگ اپنی لڑکیاں دے کر اہلحدیثوں کو اپنے اندر جذب کر رہے ہیں اور جو جذب نہیں ہوتے ان کا نکاح قائم نہیں رہتا۔

کلمہ باطل سے جھنڈے پر نہ چڑھ
کلام منصور سن کچھ دھیان کر

ایک حدیث میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
عورت تین چیزوں کی بنا پر نکاح کی جاتی ہے، دین پر مال پر۔ جمال پر دوسری حدیث میں چوتھی کا ذکر بھی آیا ہے کہ حسب پر۔ پھر آپ نے فرمایا کہ

فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّيْنِ یعنی تم دین والی کو لازم پکڑو۔ دوسری جگہ ارشاد ہے تَزَوَّجُوْهُنَّ عَلَى الدِّيْنِ تم عورتوں کو دین اسلام کی بنا پر نکاح کرو۔
اس حدیث سے ثابت ہوا کہ دین کے مقابلہ میں مال جمال حسب نسب سب ہیچ ہے۔ دین والی عورت اور دین والا مرد نکاح کیلئے تلاش کرنا چاہیئے بے دین عورت اور بے دین مرد سے نکاح جائز نہیں۔ افسوس ہے اس زمانہ کے نام نہاد اہلحدیث حسب نسب مال جمال پر فریفتہ ہو کر نکاح کرتے ہیں اور ذات پرستی کا اس قدر رواج ہے کہ ہندؤں کا نمونہ بنے ہوئے ہیں۔ جو یا قوم قریش کو اور قریش سیدوں کو اور جھورڑ سکھیرہ ذات کو اور سکھیرہ وٹوؤں اور وٹو بھٹیوں کو رشتہ دیتے ہیں اور جن سے قدیم رشتہ داری ہوتی چلی آئی ہے انکو ہی دینا ضروری سمجھتے ہیں خواہ وہ بے دین ہوں۔ حجام، رنگریز لوہار، سنار، جولاہا، موچی قوموں کو نکاح دینا تو قطعی حرام جانتے ہیں۔ خواہ وہ غازی، حاجی، نمازی، حافظ قرآن، عالم شریعت ہو۔ متقی پرہیزگار، موحد متبع سنت ہو اس کو نکاح نہیں دیں گے اور اس کو اپنا کفو نہیں سمجھیں گے حالانکہ علمائے اہلحدیث نے لکھا ہے اَلْكَفَاءَةُ فِي الدِّيْنِ یعنی کفو دینی معتبر ہے وَلَمْ يَثْبُتْ فِيْ اِعْتِبَارِ الْكَفَاءَةِ بِالنَّسَبِ حَدِيْثٌ یعنی صرف کفو نسبی کے بارے میں کوئی حدیث ثابت نہیں ہوئی۔ حدیث میں ہے کہ بنی بیاضہ کا ایک آزاد کردہ غلام ابوہند تھا جو حجام تھا یعنی سینگی لگایا کرتا تھا۔ آپ نے اس کی دینی حالت یہ بیان فرمائی کہ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى مَنْ صَوَّرَ اللّٰهُ الْاِيْمَانَ فِيْ قَلْبِهٖ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى اَبِيْ هِنْدٍ یعنی جس کو یہ امر خوش ہوتے کہ وہ کسی شخص کے دل پر ایمان کی تصویر دیکھنا چاہے وہ ابو الہند کو دیکھ لے پھر فرمایا اَنْكِحُوْهُ وَانْكِحُوْا اِلَيْهِ یعنی تم مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس کو نکاح دو اور اس سے نکاح لو یعنی ایسے شخص سے مناکحت کرو۔ جب

حضرت زینب بنت جحش نے بذریعہ اپنی ہمشیرہ حمنہ کے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کا مشورہ طلب کیا اور کہا کہ مجھے بہت سے قریش پیغام شادی دے چکے ہیں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو آپنے یہ فرمایا کہ اَیْنَ ھِیَ مِمَّنْ یُعَلِّمُھَا کِتَابَ رَبِّھَا وَسُنَّۃَ نَبِیِّھَا یعنی وہ کہاں کا خیال کرتی ہے اس شخص سے غافل ہے جو اس کو قرآن و حدیث کی تعلیم دے گا۔ پھر انہوں نے دریافت کیا تو آپنے اپنے آزادکردہ غلام زید کا نام پیش کیا جس کو انہوں بمقابلہ قریش غلام حقیر تصور کر کے نامنظور کیا اور اظہار رنج کیا جس پر آیت وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَۃٍ الآیۃ نازل ہوئی۔ پس حضرت زینبؓ نے فوراً قبول کیا اور نکاح ہو گیا اسی طرح

حضرت عبدالرحمن بن عوف کی ہمشیرہ ھالہ کا نکاح حضرت بلالؓ سے ہوا۔ یہ دار قطنی اور اس کے حاشیہ تعلیق مغنی سے مستفاد ہے پس ان دلائل سے قطعی طور پر یہ ثابت ہو گیا کہ ذات پرستی رسم جاہلیت ہے۔ اور

اسلام میں کفو دینی معتبر ہے کہ زوجین کا مذہب ایک ہو۔ ذات اور پیشہ خواہ جدا جدا ہو۔ جو لوگ نسبی کفو اور قوموں ذاتوں کو کفو اعتقاد رکھ کر بے دینوں، گمراہوں، کافروں، مشرکوں، بدعتیوں کو نکاح دیتے ہیں اور ان سے لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ہمارے قدیمی "ساک" ہیں۔ وہ دراصل خود بے دین، بدعتی اور کافر ہیں۔ اگر مسلمان ہوتے تو ایسا حرام کام نہ کرتے، ان سے تو مرزائی اس میں سمجھ دار ہیں کہ وہ غیر مرزائیوں سے نہیں کرتے۔ شیعہ بھی بغیر شیعہ کے سینوں سے نہیں کرتے اسی طرح بہت سے فرقے ہیں جو اپنے مذہب سے باہر نہیں کرتے لیکن یہ نام نہاد اہلحدیث ایسے بیوقوف ہیں کہ قبر پرستوں سے تعزیہ پرستوں سے، بے نماز کافروں سے، ہر قسم کے بے دینوں سے مناکحت کر لیتے ہیں اور کچھ غیرت مذہبی نہیں رکھتے یہ نہیں سوچتے کہ بے دین عورت اپنے شوہر کو ضرور

اپنے رنگ میں رنگ لیتی ہے اس لئے یہ بھی ٹھیک نہیں اور موحد مسلمان لڑکی بدعتیوں میں چلی جائے تو اُن کے مذہب میں چل جاتی ہے اس لئے لڑکی دینی ٹھیک نہیں پھر ان بے وقوفوں سے بڑھ کر احمق وہ ملا مولوی ہیں جو ان مخالف مذہب مرد و عورت کا نکاح پڑھ دیتے ہیں۔ وہ صرف دو چار روپیہ کے عوض اپنا ایمان فروخت کر لیتے ہیں حالانکہ یہ جانتے ہوئے کہ اہل بدعت سے مناکحت ٹھیک نہیں ہے۔

نِعْمَ مَاقِیْلَ ؎

مولوی اب طالب دنیا ہے جیفہ ہوگئے ؛ وارث علم پیمبر کا پتہ لگتا نہیں
بے ادب خود غرض ہر اک شاگرد و مرید ؛ تبع فرزند نوکر کا پتہ لگتا نہیں

حکایت یہاں ہم فقہ حنفیہ کی مشہور کتاب شامی شرح درمختار جلد سوم صہ ۲۹۳ سے ایک حکایت نقل کرتے ہیں جو تیسری صدی کی ہے اور اس سے غیرت دلاتے ہیں کہ اس وقت کے اہل حدیثوں کا اور اس زمانہ کے اہلحدیثوں کا موازنہ کریں بہرکیف وہ حکایت یہ ہے کہ قاضی ابوبکر جوزجانی کے عہد میں ایک حنفی نے ایک اہلحدیث سے اس کی بیٹی کا رشتہ مانگا تو اس نے انکار کر دیا اور کہا کہ میں اس شرط سے تم کو نکاح دیتا ہوں کہ تم اپنا مذہب چھوڑ دو۔ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھو اور رفع یدین کرو اور مثل اس کے اہلحدیث کے دوسرے کام بھی انجام دو حنفی نے اس بات کو منظور کر لیا اور اہلحدیث نے اپنی لڑکی اس کے نکاح میں دیدی۔ یہ تھی ان مخلصوں میں غیرت مذہبی کہ جب تک وہ مقلد حنفی رہا اس کو نکاح نہیں دیا جب اہلحدیث ہوگیا تو نکاح دیا، مگر ہمارے نام کے اہلحدیث اس بات کا ذرہ بھر بھی خیال نہیں کرتے۔

اے اہلحدیثو! غیرت مند بنو تم اگر کچھ صداقت ایمانی رکھتے ہو تو اہل بدعت کو اپنی لڑکیاں ہرگز ہرگز نہ دو۔ دیکھو یہ فتوی میرا ہی نہیں ہے بلکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بعض اہل بدعت فرقوں کا ذکر کرتے ہوئے یہ

فرمایا ہے وَلَا یُسَلَّمَ عَلَیْھِمْ وَلَا یُعَادُوْنَ وَلَا یُنَاکِحُوْنَ وَلَا یَشْھَدُوْنَ وَلَا یُؤْکَلُ ذَبَائِحُھُمْ (الرسالہ خلق افعال العباد) یعنی ان کو سلام کہا جائے اور نہ ان کی بیمار پرسی کی جائے اور نہ ان سے مناکحت کی جائے اور نہ ان کے جنازہ پر حاضر ہوا جائے اور نہ ان کا ذبیحہ کھایا جائے۔ یہی

پیر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے غنیہ میں لکھا ہے فرمایا فَلَا تُنَاکِحُوْھُمْ یعنی تم ان گمراہ فرقوں سے مناکحت نہ کرو۔ لیکن ہمارے فضلاء نے یہ عجیب فتویٰ دیا ہے کہ ان گمراہ فرقوں کو اپنی لڑکی نکاح میں نہیں دینی چاہیئے کیونکہ یہ کافر ہیں ہاں ان کی لڑکی لے لینی چاہیئے کیونکہ یہ اہل کتاب کے حکم میں ہیں یعنی یہود و نصاریٰ جیسے ہیں۔ کہ ان کی عورتیں مسلمانوں کو نکاح میں لینا روا ہیں لیکن ان کو دینی درست نہیں سوان کا یہ قیاس غلط ہے کیونکہ اہل کتاب کو اللہ تعالےٰ نے کفار مشرکین سے مستثنیٰ کیا ہے اور اہل کتاب سے مراد بمحاورۂ قرآن وحدیث صرف یہود ونصاریٰ ہیں جیسے مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُھُمْ سے مراد صرف لونڈیاں ہیں نہ کہ حیوانات اور غلام پس نص کے مقابلہ میں قیاس صحیح نہیں پھر اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کا حکم خود خلاف قیاس ہے یہ حکم اپنی جگہ بند رہے گا اس پر دوسرے کسی مذہب کو قیاس نہیں کر سکتے اگر یہ قیاس کیا جائے گا تو پھر تمام گمراہ فرقوں۔ مرزائی، چکڑالوی، رافضی، خارجی، نیچری وغیرہم سے مناکحت روا ہوگی حالانکہ محققین اہلحدیث اس کے قائل نہیں ہیں۔

شیعہ کی بابت فتوے فتاویٰ نذیریہ جلد ۲ صفحہ ۲۱۱ میں شیعہ کی بابت فتوے لکھا ہے کہ شیعہ اگر منکر ضروریات دین سے ہے اور ایسے امور کا قائل وفاعل ہے جن کی وجہ سے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے تو ایسے شیعہ سے اہلسنت کا نکاح ہرگز جائز نہیں۔ اور اگر فقط سب شیخین کرتا ہے تو اگرچہ سب شیخین کرنے والا کافر نہیں مگر فاسق ضرور ہے اور فاسق سے بھی

نکاح نہ کرنا چاہیے زاد المعاد میں ہے اَلَّذِیْ یَقْتَضِیْهِ حُکْمُهٗ اِعْتِبَارُ الدِّیْنِ فِی الْکَفَاءَةِ اَصْلًا کَمَا لَا تَزَوَّجُ مُسْلِمَةٌ بِکَافِرٍ وَ لَا عَفِیْفَةٌ بِفَاجِرٍ انتھی عالمگیری میں ہے لَا یَکُوْنُ الْفَاسِقُ کُفُوًّا الصَّالِحَةِ سَوَاءٌ کَانَ مُعْلِنَ الْفِسْقِ اَوْ لَمْ یَکُنْ انتھی خلاصہ یہ کہ عورت اہلسنت کا نکاح شیعہ سے نہیں کرنا چاہیے اس فتوے پر مولانا عبدالحق صاحب ملتانی اور حضرت مولانا نذیر حسین صاحب مرحوم کی مہر ثبت ہے۔ پس یہ مسئلہ محقق ہوا کہ گمراہ مذہب والے شیعہ وغیرہ سے روا نہیں ہے۔

ایسا ہی حنفی مذہب کا فتویٰ ہے کہ مبتدع سنیہ کا کفو نہیں چنانچہ فتاویٰ نذیریہ جلد ۲ صہ ۲۳۹ میں یہ مذکور ہے بلکہ ہر دو قسم کے حنفیوں (دیوبندی اور بریلوی) نے اپنے فتوے بھی شائع کر دیئے ہیں کہ اہلحدیث غیر مقلدین سے مناکحت نہ کیجاوے چنانچہ **مولوی عزیز الرحمٰن دیوبندی مفتی کا فتویٰ** اخبار محمدی ۱۵ر جنوری ۱۹۲۶ء میں طبع ہو کر شائع ہو چکا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ غیر مقلدین سے مناکحت واعمال سنت والجماعت کے خلاف ہیں ان سے حنفیوں کو علیحدہ رہنا چاہیے اور مناکحت وغیرہ ان سے نہ کی جاوے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل ہویٰ سے مجالست مواکلت اور مناکحت وغیرہ امور سے منع فرمایا ہے غیر مقلدین سے تو لاریب حنفیوں کو بچنا چاہیئے ان کی محبت و مجالست ومناکحت سے تو احتراز کلی چاہیئے اسی طرح بریلویوں نے اہلحدیث سے مناکحت منع لکھی ہے چنانچہ **مولوی ابو یوسف محمد شریف** سکنہ کوٹلی مغربی لوہاران ضلع سیالکوٹ کا رسالہ "مناکحت وھابیہ" طبع ہو کر شائع ہو چکا ہے اس کا خلاصہ بھی یہ ہے کہ جب ہم مشرک ہیں تو ہم سے مناکحت ناجائز ہے یہ سخت بے شرمی اور بے غیرتی ہے کہ ہم کو بدعتی اور مشرک کہہ کر پھر ہم سے مناکحت کی جاتی ہے۔

نیز میں نے ایک استفتاء دفتر روپڑی میں بذریعہ ایک دوست بھیجا تھا جس کا خلاصہ

یہ تھا جو درج ہے **خُلاصۂ سوال** اس کا جواب بعد میں آیا ہے۔

کیا فرماتے ہیں مفتیان شرع متین حکم شرع محمدی کا کہ دریں مسئلہ کہ ملک ہند میں اہل اسلام کے کئی فرقے ہیں، سچا فرقہ اور ناجیہ اہل حدیث ہے باقی سب فی النار والسقر ہیں لہٰذا مناکحت فرقہ ناجیہ کی آپس میں ہونی چاہیئے اہل بدعت سے نہ ہو تاکہ مخالطت لازم نہ آئے اس بنا پر ایک مولوی نے اہلحدیث لڑکی کا نکاح حنفی لڑکے کے ساتھ پڑھنے سے انکار کردیا لوگوں میں اس پر شورش ہوگئی حتیٰ کہ بعض لوگ اس کے پیچھے نماز چھوڑ گئے اور کہتے ہیں کہ بریلوی تو مشرک ہیں لیکن دیوبندی مثل اہلحدیثوں کے ہیں اس مولوی نے کہا کہ دیوبندی بھی گمراہ ہیں، چنانچہ دیوبندی گروہ کے شیخ الطریقت مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنے مجموعہ رسائل کے طرس عاشرص۷ میں یہ لکھا ہے اَضَرُّهُمْ تَصْنِيْفًا النَّيْچَرِيُّوْنَ الْكِبَارُ مِنْهُمْ وَالصِّغَارُ وَغَيْرُ الْمُقَلِّدِيْنَ وَالْمُبْتَدِعُوْنَ پھر آگے لکھا ہے وَاَهْلُ الْاَهْوَاءِ مِنْهُمْ غَيْرُ الْمُقَلِّدِيْنَ الَّذِيْنَ يَدَّعُوْنَ اِتِّبَاعَ الْحَدِيْثِ وَاَنّٰى لَهُمْ ذٰلِكَ اِنْتَهٰى لہٰذا دیوبندی بھی اہل بدعت میں داخل ہیں کیا اس مولوی کا خیال درست ہے یا نہیں! بینوا توجروا!

عالیجناب مولانا الفاضل حافظ عبداللہ صاحب ! مولوی اشرف علی نے **محدث امرتسری مفتی پنجاب دام اقبالہٗ کا فاضلانہ جواب** اہلحدیث پر زبردست حملہ کیا ہے کہ ان کو اہل بدعت سے شمار کیا ہے بیشک ایسے عقائد والوں سے مناکحت نہ چاہیئے ایسوں کو لڑکی دینا کسی طرح جائز نہیں کیونکہ یہ اہل بدعت ہیں۔

عبداللہ امرتسری مدیر تنظیم روپڑ ضلع انبالہ۔

مولانا عبدالجلیل صاحب جھنگوی لکھتے ہیں۔ بیشک مشرکین، مبتدعین، تارکین، ارکان اسلام سے مناکحت یعنی لڑکے لڑکی کا رشتہ نکاح قائم کرنا حرام ہے تاوقتیکہ

شرک و بدعت کو چھوڑ کر توحید، اتباع سنت، ارکان اسلام کے صحیح طور پر پابند نہ ہو جائیں۔ فقط مورخہ ۲۳ ربیع الثانی سنہ ۶۲ھ

ابو الخلیل عبد الجلیل خاں مدرس مدرسہ حضرت مولانا عبد الوہاب صاحب مرحوم صدر دہلی

الغرض ہر فرقہ اپنے مذہب والوں کو غیر سے مناکحت کرنے پر روکتا ہے اور بات بھی ٹھیک ہے کہ ہر مذہب والوں کو آپس میں مناکحت کرنی چاہیئے دوسرے مذہب سے نہیں تاکہ حق و باطل کا اختلاط ہو کر فتنہ و فساد نہ ہو چنانچہ اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح جائز ہونے کے باوجود حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منع کر دیا تھا اور اس کی وجہ یہ بیان فرمادی تھی کہ اَخَافُ اَنْ تَكُوْنَ مُوْمِسَةً مجھے خطرہ ہے کہ یہ شر ڈالنے والی نہ ہو جائے گویا فتنہ کے باعث منع کر دیا۔ اب زمانہ حال میں تو گمراہ فرقوں سے مناکحت کرنے پر جو فتنے اور گمراہیاں ظہور پذیر ہوئیں وہ اظہر من الشمس ہیں۔ لہٰذا الطریق اولیٰ ممنوع ہونے چاہئیں پس بنا بریں ہر موحد اہلحدیث پر یہ واجب ہے کہ کسی گمراہ بدعتی مشرک فرقہ سے مناکحت نہ کریں بلکہ ان سے ہر طرح پرہیز رکھیں۔ صرف دنیوی کاروبار بین دین جیسے ہنود و نصاریٰ یہود سے کیا ان سے کر لیا کریں اور مذہبی تعلقات سے کلی پرہیز کریں علماء اہلحدیث کو چاہیئے کہ اپنے زیر اثر لوگوں کو اس امر کی خوب تنبیہ کردیں کہ وہ آپس میں مناکحت کریں اور غیر مذہبیوں سے بچیں اگر کوئی نہ رکے تو اس کا نکاح نہ پڑھیں کیونکہ گمراہ مذہب سے مناکحت حرام و ناجائز ہے بالآخر دعا ہے کہ اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ

الدَّاعِیْ اِلَی الْخَیْر اَبُوْ عَبْدُ الشَّکُوْر مُحَمَّد عَبْدُ الْقَادِر غُفِرَلَہٗ
خَطِیْبِ جَامِعِ مَسْجِدِ گنگا ضلع حصار